مرثیۂ مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم

مولانا عبدالودود مدرس فاضل حقانیہ دارالعلوم عربیہ گجرات

مات محمود ولاکن لم یمت فیضانه　　　لم یمت فیضانه والله ابقی شانه

مفتی صاحب تو فوت ہوئے لیکن اس کے کمالات فنا نہیں ہوئے، ان کے کمالات فانی نہیں ہوئے۔ اللہ نے ان کی عظمت شان باقی رکھی۔

کان اعلیٰ مفتیا و متقیا بارعًا　　　مستدلاً عالما ما احسن برهانه

وہ ایک بڑے مفتی تھے اور اعلیٰ پرہیزگار تھے۔ استدلال والے تھے، عالم تھے، علم استدلالی میں عجیب کمال رکھتے تھے۔

مثبتًا للحقّ کان ماحیا للباطل　　　محسنًا للعالم ما اکثر احسانه

حق کے نگہبان تھے اور باطل مٹانے والے تھے۔ اہل دنیا پر مہربان تھے، کیا عجیب احسان والے تھے۔

کان محمودا بحمد الله حمدًا باقیًا　　　دائما لا زائلًا ما اکرم اتیانه

وہ اللہ کی دی ہوئی صفات باقیہ سے موصوف تھے، ایسی صفات جو ہمیشہ باقی رہیں گی کیسے معزز ذات والے تھے۔

کان نور الله تطفی الباطل انواره　　　مطفیا و ممحیًا ما اعظم سلطانه

وہ اللہ کے نور تھے جس کی روشنیاں باطل کی ظلمت بجھاتی ہیں۔ ظلمت باطل کو بجھانے تھے، محو کرتے تھے۔ کیا عجیب قدرت رکھتے تھے۔

کان ذا مجد فلم یوجد له مثل هنا　　　کان ذا قدر فما ذا اعجب فقدانه

وہ شرافت والے تھے۔ یہاں ان کی مثال موجود نہ تھی۔ وہ عظمت والے تھے، ان کی موت کیسی عجیب ہے۔

کان ذا البصیرة وکان ذا علم تقیٰ　　　کان ذا حلم فما ذا احسن عرفانه

وہ بصیرت، علم، اور تقویٰ کے مالک تھے　　　وہ پختہ کار تھے۔ کیا عجیب عقل رکھتے تھے۔

صار باکستان ذا نور و ذا فوز به　　　کان ذا دین فما ذا اعجب حرمانه

ان ہی کی ذات بابرکات سے پاکستان منوّر اور کامیاب ہوا۔ وہ دین والے تھے۔ افسوس ہے کہ ہم محروم رہ گئے۔

باقی صـ۲۸ پہ